## سورۃ فاتحہ کے مشہور نام

1۔ **الفاتحہ** (کیونکہ اس سے قرآن کی تلاوت کی ابتداء کی جاتی ہے)

2۔ **ام القرآن** (قرآن کی اصل، کیونکہ اس میں قرآن کے بنیادی مضمون عقیدہ توحید کا اقرار ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "الحمد للہ" ام القرآن ہے، ترمذی

3۔ **رقیہ** (یعنی دم جھاڑ پھونک والی سورت، کیونکہ اسے پڑھ کر دم کرنے سے شفاء ملتی ہے)

عن أبي سعيد الخدري، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " فاتحة الكتاب شفاء من السم " شعب الايمان للبيهقي رقم: 2153

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ میں زہر سے شفاء ہے۔

## سورۃ فاتحہ کے فضائل

1۔ ارشادِ باری ہے: ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم. الحجر: 87

ترجمہ: اور تحقیق ہم نے آپ کو سات وہ آیات عطا کیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم۔

2- عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "قال الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سأل، فإذا قال العبد: {الحمد لله رب العالمين}، قال الله تعالى: حمدني عبدي، وإذا قال: {الرحمن الرحيم} قال الله تعالى: أثنى علي عبدي، وإذا قال: {مالك يوم الدين}، قال: مجدني عبدي – وقال مرة فوض إلي عبدي – فإذا قال: {إياك نعبد وإياك نستعين}قال: هذا بيني وبين عبدي، ولعبدي ما سأل، فإذا قال: {اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين}قال: هذا لعبدي ولعبدي ما سأل"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے، اور میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ مانگے گا۔

پس جب بندہ کہتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے کہ الرحمن الرحیم تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے کہ ملک یوم الدین تو بندہ کہتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاہدہ ہے۔ اس کے بعد جب بندہ کہتا ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم ،صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے، اور میرے (اس) بندے کو وہ (سب) ملے گا جو اس نے مانگا ہے۔

3۔ امام شعبی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ قرآن مجید کی بنیاد ہے۔

4- عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: " بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده جبريل عليه السلام إذ سمع نقيضا فوقه، فرفع جبريل عليه السلام بصره إلى السماء، فقال: " هذا باب قد فتح من السماء ما فتح قط، قال: فنزل منه ملك فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أبشر بنورين أوتيتهما لم يؤتهما نبي قبلك: فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة لم تقرأ حرفا منهما إلا أعطيته " رواه النسائی رقم: 912

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل بھی تھے کہ آپ ﷺ نے اوپر کی جانب اچانک ایک آواز سنی، جبریل نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا: یہ (آسمان میں موجود) ایک دروازہ (کھلنے کی) آواز ہے، جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس (دروازے سے) ایک فرشتہ نازل ہوا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دو ایسے نور کی خوشخبری قبول کیجئے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دئے گئے، ایک سورہ فاتحہ اور دوسرا نور سورہ بقرہ کی آخری آیات۔

5- عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يا أبي» وهو يصلي، فالتفت أبي ولم يجبه، وصلى أبي فخفف، ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: السلام عليك يا رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «وعليك السلام، ما منعك يا أبي أن تجيبني إذ دعوتك» فقال: يا رسول الله إني كنت في الصلاة، قال: " أفلم تجد فيما أوحي إلي أن {استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم} [الأنفال: 24] " قال: بلى ولا أعود إن شاء الله، قال: «تحب أن أعلمك سورة لم ينزل في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها»؟ قال: نعم يا رسول الله، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كيف تقرأ في الصلاة»؟ قال: فقرأ أم القرآن، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها، وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب کے پاس تشریف لائے اور انہیں آواز دی، حضرت ابی نماز کی حالت میں تھے اس لئے جواب نہ دیا، اور نماز مختصر کر دی۔ نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پکارا مگر تم نے جواب نہ دیا؟ ابی بن کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ جب اللہ اوراس کے رسول تمہیں پکاریں تو ان کی پکار کا جواب دو؟ حضرت ابی نے فرمایا کہ ضرور، اور میں ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں کہ اس جیسی سورت نہ تو توراۃ میں نازل ہوئی اور نہ ہی انجیل اور زبور اور نہ ہی (بقیہ) قرآن میں۔ ابی ابن کعب نے فرمایا: ہاں یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم نماز میں قراءت کیسے کرتے ہو؟ عرض کیا کہ ام القرآن پڑھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نہ تو توراۃ میں اس جیسی کوئی سورت نازل ہوئی اور نہ ہی انجیل میں، اور نہ زبور میں اور نہ ہی (بقیہ) قرآن میں، اور یہ (وہی سورت ہے جسے قرآن میں السبع المثانی یعنی) بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآنِ عظیم (کہا گیا) ہے، جو (صرف) مجھے عطا کی گئی ہے۔

6- عن أبي سعيد الخدري، قال: كنا في مسير لنا فنزلنا، فجاءت جارية، فقالت: إن سيد الحي سليم، وإن نفرنا غيب، فهل منكم راق؟ فقام معها رجل ما كنا نأبنه برقية، فرقاه فبرأ، فأمر له بثلاثين شاة، وسقانا لبنا، فلما رجع قلنا له: أكنت تحسن رقية أو كنت ترقي؟ - قال: لا، ما رقيت إلا بأم الكتاب، قلنا: لا تحدثوا شيئا حتى نأتي - أو نسأل - النبي صلى الله عليه وسلم، فلما قدمنا المدينة ذكرناه للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: «وما كان يدريه أنها رقية؟ اقسموا واضربوا لي بسهم» صحیح بخاری رقم: 5007

حضرت ابو سعید خسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے، ایک لڑکی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ ہمارے علاقے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اور قوم کے لوگ موجود نہیں (جو علاج کر سکیں) تو کیا آپ میں سے کوئی شخص جھاڑ پھونک کرتا ہے؟ ہم میں ایک شخص اس لڑکی کے ساتھ چلا گیا اور اس سردار کے دم کیا، اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس سردار نے ان دم کرنے والے شخص کو تیس بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ دم کرنے والا شخص واپس لوٹا تو ہم نے اس پوچھا کہ کیا تم دم کرنا جانتے ہو؟ اس نے کہانہیں، میں تو صرف ام الکتاب پڑھ کے جھاڑ پھونک کی ہے، ہم نے کہا کہ ہم اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لیں۔ مدینہ پہنچنے پر ہم نے اس واقعے کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں کیسے خبر ہو گئی کہ یہ سورت رقیہ (یعنی پڑھ کر دم کرنے والی) سورت ہے؟ جو کچھ تمہیں اس کے عوض ملا ہے اس میں سے کچھ حصہ میرے لئے بھی رکھو۔

## انعام یافتہ لوگ کون؟

**قال اللہ تعالی:** ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين. النساء: 69

ترجمہ ارشادِ باری ہے: اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ کا انعام ہوا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ۔

**صدیقین:** مضبوط اور صحیح علم رکھنے والے وہ علماء جن کا عمل ان کے علم کے مطابق ہو۔

**مغضوب علیہم کون؟** وہ علماء جو علم رکھنے کے باوجود گمراہی پھیلاتے ہیں، اور یہود کے علماء اس کا پہلا مصداق ہیں۔

**الضالین کون؟** وہ مقتدا جو علم سے خالی ہیں، یعنی جنہیں سیدھے راستے کا علم ہی نہیں، اور عیسائی علماء اس کا پہلا مصداق ہیں۔

**ترجمہ:** عن عدي بن حاتم، قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله: {غير المغضوب عليهم} قال: "هم اليهود" {ولا الضالين} قال: "النصارى هم الضالون". تفسير ابن كثير (1: 142)

حضرت عدی ابن ابی حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مغضوب علیہم" یہود ہیں اور" الضالین" نصاری ہیں۔